REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۴ صلح ۱۳۳۸ ہش | ۱۴ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو باوجود علالت۔ کمزوریٔ طبع اور سردی کی شدت کے دینی امور میں از حد مصروف رہنا پڑتا ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

درخواست دعا

درخواست دعا:۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اہلیہ محترمہ تاحال بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب آپ بغرض علاج کراچی تشریف لے گئی ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صدر ۴ فروری کو راولپنڈی جائیں گے

راولپنڈی ۱۳ جنوری۔ صدر جنرل محمد ایوب خان ۴ فروری کو یہاں پہونچ رہے ہیں۔ توقع ہے کہ اپنے سہ روزہ قیام کے دوران آپ ایک پبلک جلسہ سے بھی خطاب فرمائیں گے۔

صدر آئزن ہاور اور روس کے نائب وزیر اعظم کے درمیان ملاقات کا پروگرام

ملاقات کے وقت مسٹر ڈلس اور امریکہ کے دوسرے اعلیٰ حکام بھی موجود ہوں گے

واشنگٹن ۱۳ جنوری۔ وائٹ ہاؤس سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صدر آئزن ہاور روس کے نائب وزیر اعظم مسٹر میکویان سے ۱۷ جنوری کو آئندہ ہفتہ کے روز ملاقات کریں گے۔ پہلے اس ملاقات کے لئے ۱۹ یا ۲۰ جنوری کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ اب اس کے لئے ۱۷ تاریخ کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس ملاقات کے وقت امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس اور امریکہ کے دوسرے اعلیٰ حکام بھی موجود ہوں گے۔ ملاقات سے قبل جمعہ کے روز مسٹر ڈلس مسٹر میکویان سے پھر ملیں گے۔ اور یہ ان سے ان کی دوسری ملاقات ہوگی۔ دونوں کی پہلی ملاقات گزشتہ ہفتہ روسی مہمانوں کی آمد کے معاً بعد ہوئی تھی۔ سرکاری حلقوں نے امید ظاہر کی ہے کہ روسی نائب وزیر اعظم امریکی وزیر تجارت مسٹر لوئیس سٹراس سے بھی علیحدہ ملاقات کریں گے۔ مسٹر میکویان کے اعزاز میں متعدد دعوتوں کا بھی اہتمام کیا جارہا ہے۔

برطانیہ اور متحدہ عرب جمہوریہ میں مالی سمجھوتے کی توقع

برطانوی وفد کے لیڈر کو سمجھوتے پر دستخط کرنے کا اختیار دیدیا گیا

قاہرہ ۱۳ جنوری۔ مصر کے ساتھ مالیاتی مذاکرات کرنے والے برطانوی وفد کے لیڈر مسٹر ڈینس رکٹ نے کہا ہے۔ کہ انہیں متحدہ عرب جمہوریہ کے ساتھ کسی معاہدے پر دستخط کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ بات چیت شروع ہونے والی ہے۔ اس کے لئے عالمی بینک کے صدر مسٹر یوجین بلیک نے اپنی مساعی جمیلہ سے راستہ ہموار کیا تھا۔ سر ڈینس نے مسٹر بلیک کی کوششوں کی تعریف کی۔ اور کہا کہ اب سمجھوتے کے امکانات بہت روشن ہوگئے ہیں۔

کراچی میں پاکستان سائنس کانفرنس

کراچی ۱۳ جنوری۔ پاکستان سائنس کانفرنس کے گیارھویں سالانہ اجلاس میں ڈیوک آف ایڈنبرا مہمان اعزازی ہوں گے۔ کانفرنس کا سالانہ اجلاس ۵ فروری سے کراچی میں شروع ہو رہا ہے۔ اور قریباً ایک ہفتہ جاری رہے گا۔ میزبانی کے فرائض کراچی یونیورسٹی سرانجام دے گی۔ کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر بی۔ اے ہاشمی کی صدارت میں ایک استقبالیہ کمیٹی حال ہی میں قائم کی جاچکی ہے۔ کانفرنس کے دو اجلاس دو موضوعات پر عام مباحثہ کے لئے وقف ہوں گے۔ کانفرنس مختلف شعبوں میں منقسم ہو جائے گی۔ جو مختلف موضوعات پر بحث و تحقیق کریں گے۔

— سیالکوٹ ۱۳ جنوری محکمہ شہری دفاع سیالکوٹ کے زیر اہتمام شہر میں ۱۴ جنوری سے ۳۰ جنوری تک شہری دفاع کی مشقیں ہوں گی۔

مخیّر احباب امداد درویشاں کو نہ بھولیں

—— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ——

کچھ عرصہ سے امداد درویشان کے چندے میں بہت کمی آرہی ہے۔ اور اس جلسہ سالانہ پر تو خصوصیت کے ساتھ بہت زیادہ کمی واقع ہوگئی ہے، حالانکہ اس کے مقابل پر اس مد کا خرچ کافی بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ درویشوں کے نادار رشتہ داروں کے مستقل وظائف کے علاوہ درویشوں اور ان کے عزیزوں کو وقتی امداد بھی کثرت کے ساتھ دی جاتی ہے۔ پس دوست اس کار خیر کی طرف زیادہ توجہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ درویشوں اور ان کے رشتہ داروں کو حتی الوسع اچھی حالت میں رکھنا اور ان کے دلوں میں مالی تنگی کی وجہ سے بے اطمینانی نہ پیدا ہونے دینا جماعت کی بھاری ذمہ داری ہے۔ جس کی طرف سے فرض شناس احباب کو کسی حالت میں غفلت نہیں برتنی چاہیئے۔ ومن کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ

فقط خاکسار

مرزا بشیر احمد

ربوہ ۱۲ جنوری ۱۹۵۹ء

وقف جدید کے وعدے

— اور ایک گزارش —

احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وعدہ جات وقف جدید لکھواتے وقت یہ امر ملحوظ خاطر رہے۔ کہ جس جماعت میں انہوں نے وعدہ دیا ہے ادائیگی کے وقت اس کا حوالہ ضرور دیں۔ کہ یہ وعدہ فلاں جگہ سے بھیجا گیا تھا۔ نیز بعض دوست ایک جماعت میں وعدہ دینے کے بعد دوسری جگہوں سے بھی اپنا وعدہ بھجوا دیتے ہیں۔ اس طرح دفتر کو شمار کرتے میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور غلطی کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے۔

براہ کرم ان مختصر لیکن اہم امور کا خیال فرمائیں۔ تا حسابات میں گڑبڑ کو حتی الامکان رفع کیا جاسکے۔

انچارج دفتر وقف جدید ربوہ

کمزور بچے

باوجود علاج اور اچھی خوراک کے کیوں صحت مند اور توانا نہیں ہوتے؟ تسلی بخش جواب صفحہ ۸ پر کالم ۱ میں ملاحظہ فرمائیں!

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ جنوری

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

ہم نے الفضل کی ایک حالیہ اشاعت میں "موعود" کے زیرعنوان لکھا تھا کہ قرآن کریم کی رو سے دنیا کے تمام حصوں میں اللہ تعالےٰ اپنے فرستادہ بھیجتا رہا ہے۔ جو وقتاً فوقتاً لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی طرف بلاتے رہے ہیں۔ اس کے لئے ہم نے چند دلائل بھی دیئے ہیں۔ جن میں ایک یہ دلیل بھی دی ہے کہ ہر قوم میں ایک "موعود" کا خیال پایا جاتا ہے۔ جو اس وقت ظہور کرے گا۔ جب دنیا بدیوں سے بھر جائے گی۔ قرآن کریم کے الفاظ میں جب پھر دنیا میں ظہر الفساد فی البر والبحر کا عالم چھا جائے گا۔

اس مختصر مضمون میں ہمیں ایسے رسولوں اور فرستادگان کی تخصیص کرنا مدنظر نہیں ہے ہم یہاں صرف اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ دنیا کی مختلف اقوام میں جو مذہبی تعلیمات رائج ہیں، اگرچہ امتداد زمانہ سے ان تعلیمات میں انسانوں نے بہت سے اپنے ایجاد کردہ فلسفیانہ اور عقلی خیالات ملا دیئے ہوئے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان میں حقیقی الٰہی تعلیمات کی ابھی تک جھلک پائی جاتی ہے۔ اور قرآن کریم کی روشنی میں ایسی تعلیمات کو گرد و غبار میں سے چھانٹ لینا کوئی اتنا زیادہ مشکل کام نہیں ہے۔ اسی طرح جس طرح اناجیل اربعہ میں سے ہم سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تعلیمات کا بہت سا حصہ ان مشرکانہ خیالات سے علیحدہ کرسکتے ہیں۔ جو بعد میں ان میں داخل کر دیئے گئے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ قرآن کریم الہامی کتب میں سے آخری ہے اور اسکے بعد قیامت تک اب کوئی دینی تعلیم آسمان سے نازل نہیں ہوگی۔ اللہ تعالےٰ نے جتنا علم انسان کو راہ نمائی کے لئے دینا تھا وہ قرآن کریم میں جمع کر دیا گیا ہے۔ اور اس میں وہ ساری تعلیمات آگئی ہیں۔ جو ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالےٰ کی طرف سے انسان کی راہ نمائی کے لئے مختلف قوموں کو مختلف حالات اور اوقات میں دی گئی ہیں۔ اس لئے سوال ہوسکتا ہے کہ پھر ہمیں مختلف اقوام کی دینی تعلیمات کی چھان بین کرنے کا کیا فائدہ۔ جہاں تک انفرادی اعمال کا تعلق ہے۔ بے شک ہمیں پرانی تعلیمات کے کھوج لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن کریم ہماری راہ نمائی کے لئے کافی ہے۔

اس کے باوجود ایسی تحقیقات نہ صرف یہ کہ قرآن کریم کی صداقت کے ثبوت کے لئے ضروری ہے بلکہ اشاعت اسلام کے لئے بھی کافی اہمیت رکھتی ہے۔ جو لوگ تبلیغ اسلام کا بیڑا اٹھا کر کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے یہ ایک نہایت مؤثر اور کارآمد ہتھیار کا کام دے سکتی ہے۔ اگر ہم مختلف اقوام کی مسلمہ کتب سے ایسی تعلیمات کی نشاندہی کرا سکیں۔ جو قرآن کریم کی تائید کرتی ہیں۔ تو اس سے جہاں یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے اس بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ اس نے ہر قوم میں نذیر و بشیر بھیجے ہیں وہاں ان لوگوں کو ان کی اپنی تعلیمات میں اسلامی تعلیمات کی جھلک دکھا کر قرآن مجید کی تعلیمات کی طرف توجہ دلائی جاسکتی ہے۔

برصغیر ہند کی آزادی سے پہلے شاید کانگرس کے ایماء پر ایسا لٹریچر ہندوؤں اور آریوں کی طرف سے شائع کیا گیا تھا جس میں اسلام اور ہندوازم کی تعلیمات کا موازنہ کرکے ان میں مشترک باتیں دکھانے کی کوشش کی گئی تھی۔ چنانچہ ایک کتاب راقم الحروف کی نظر سے بھی گزری تھی۔ جس میں اسلامی تعلیمات کو ویدک تعلیمات کا چربہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کئی لحاظ سے وہ کتاب اچھی تھی۔ لیکن اس میں یہ بنیادی غلطی کی گئی تھی۔ کہ مصنف یہ ثابت کرنا چاہتا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ) یہ تعلیمات ایک ہندو سادھو سے جو عربستان میں تھا سیکھی تھیں مصنف نے اپنے اس خیال کو صحیح ثابت کرنے کے لئے کچھ من گھڑت دلائل بھی دیئے تھے حالانکہ سیدھی سی بات جو اس کو کرنی چاہیئے تھی وہ یہ تھی۔ کہ اگر اسلامی تعلیمات اور ویدک تعلیمات میں کوئی مماثلت اس کے نزدیک ثابت بھی ہوتی تھی۔ تو اس کی وجہ یہ بتائی جاسکتی تھی۔ کہ قرآنی تعلیمات اور ویدک تعلیمات کا منبع واحد ہے۔ یعنے خدا تعالےٰ ہے جس نے شروع میں بھی اور آخر میں بھی وہی تعلیم بھیجی ہے۔

قرآن مجید نے پہلے انبیاء علیہم السلام کی تائید و تصدیق کرکے یہی طریق اختیار کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ قرآن کریم میں بعض انبیاء علیہم السلام کا ذکر کیا گیا ہے اور بعض کا نہیں کیا گیا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ

ان من امة الا خلا فيها نذير

ایسی آیات یونہی نازل نہیں کر دی گئیں بلکہ وہ حقیقت پر مبنی ہیں۔

الٰہی تعلیمات میں اہم ترین مسئلہ توحید باری تعالیٰ کا ہے۔ اور ہر قوم کے اہل علم حضرات اب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ قرآن کریم نے نہایت غیر مبہم الفاظ میں جس طرح توحید باری تعالےٰ کو بیان فرمایا ہے۔ دنیا کی کسی الہامی یا غیر الہامی کتاب میں اس کا عشر عشیر بھی موجود نہیں ہے۔

لیکن ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ پہلی الہامی کتب میں بھی اس تعلیم پر زور دیا گیا ہے۔ اور اس کے نشانات ان کے موجودہ ایڈیشنوں میں بھی ملتے ہیں۔

توحید کے اسلامی تصور کی پاکیزگی کا یہ اثر ہے کہ آج بہت سے دوسرے مذاہب کے لوگ خود بخود اپنی کتب میں سے توحید باری تعالےٰ کی تعلیمات نکالنے میں مصروف ہیں۔ چنانچہ ہمارے سامنے اس وقت ایک ہندو عالم سوامی تیس ودان نندا کی ایک انگریزی تالیف ہے۔ جس میں آپ نے ویدوں، اپنشدوں اور پرانوں سے ایسی دعائیں جمع کی ہیں جو واحد خدا تعالےٰ کے حضور پیش کی گئی ہیں۔ اور آپ نے تمہید میں یہ ثابت کیا ہے کہ ہندومت واحد خدا تعالےٰ کی عبادت سکھاتا ہے۔

اس کتاب میں واقعی بڑی دلچسپ دعائیں جمع کی گئی ہیں۔ اور ان کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دعائیں صرف ایک سچے خدا پرست کے دل سے ہی نکل سکتی ہیں۔ اور یہ کہ ان میں سے بڑا حصہ یقیناً الہامی ہی ہوسکتا ہے۔ ہم کسی دوسری نشست میں اس امر پر مزید روشنی ڈالیں گے۔

یہاں ہماری غرض صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ اسلامی تعلیمات کا یہ اثر ہے کہ خود دوسری اقوام اپنی تعلیمات کو اسلامی تصورات کی کسوٹی پر کسنے کے لئے آمادہ ہیں۔ اور اسلام کے مبلغین کو بھی چاہیئے کہ وہ غیر اسلامی اقوام کے سامنے اسلام کو پیش کرتے وقت خود ان اقوام کی پرانی تعلیمات میں سے ایسا مواد تلاش کرکے دکھائیں جس سے اسلامی تعلیمات کی تائید ہوتی ہو اس وقت تمام دنیا اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہے۔ چاہیئے کہ جن کو یہ امانت سپرد کی گئی ہے۔ وہ ہر طریقے سے ان اقوام کی صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کریں۔ اور انہیں اللہ تعالےٰ کے نور سے فیض یاب کرانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں۔

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس سال بھی جلسہ سالانہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اور ہزار در ہزار بندگان خدا کو اپنے پیارے دین اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے اور اپنے محبوب امام کے پاکیزہ کلمات سننے کا موقعہ نصیب ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہو رہے ہیں۔ ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی صرف دو تہائی کے قریب ہے۔ لہذا تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا جات وصول کرکے جلد بھجوا دیں۔ تا جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بل ادا ہوسکیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

نبیوں کا سردار

تقریر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(۲)

دوسری دلیل

دعوت کی عمومیت

دوسری دلیل اِس بات کی کہ آپ نبیوں کے سردار ہیں اور سب انبیاء سے افضل ہیں یہ ہے کہ آپ تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے مبعوث کئے گئے بحالیکہ آپ سے پہلے جس قدر نبی آئے وہ اپنی اپنی قوم یا خاص علاقے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ دعویٰ فرمایا ہے۔ فُضِّلْتُ علی الانبیاءِ بِسِتٍّ کہ چھ باتوں کی وجہ سے مجھے دوسرے تمام انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے۔ ان میں سے آپ نے ایک یہ بات بیان فرمائی ہے:-

"کان النّبیّ یبعث الیٰ قومہٖ خاصۃ و بُعِثْتُ اِلی النّاس کافّۃً"

کہ مجھ سے پہلے نبی صرف اپنی قوم کی اصلاح کے لئے آتے تھے لیکن مَیں تمام لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

تفصیل اِس دلیل کی یہ ہے کہ پہلے نبی خاص خاص قوموں یا ملکوں کے لئے آئے تھے۔ ان میں سے کوئی نبی بھی تمام اقوام اور تمام ملکوں کے لئے نہیں بھیجا گیا تھا۔ مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور اسی طرح حضرت عیسیٰؑ بھی جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ مَیں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اسی طرح ہندوؤں کے رشی اور اوتار اور بدھ، کنفیوشس اور زرتشت بھی خاص قوموں اور خاص علاقہ کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور اِس امر کا ثبوت یہ ہے کہ اگر وہ تمام مذاہب اور تمام اقوام کی اصلاح کیلئے مبعوث ہوتے تو ان کا اوّلین فرض یہ تھا کہ وہ مختلف مذاہب اور مختلف اقوام کے مسلّمہ انبیاء اور رسولوں کی نسبت یہ فیصلہ دیتے کہ آیا وہ صادق تھے یا کاذب۔ کیونکہ جب کسی ایسی قوم کو دعوت دی جائے جو کسی پہلے نبی کی پیرو ہو۔ تو لازمی طور پر اس نبی کی صداقت زیر بحث آئے گی لیکن حضرت موسیٰؑ کی کتب میں اور اناجیل اور ویدوں اور ژنداوستا میں دوسری قوموں کے انبیاء سے متعلق کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔ کہ آیا وہ صادق نبی تھے یا نہیں۔ پس حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور دیگر انبیاء علیہم السّلام کا دوسری اقوام کے مسلّمہ نبیوں کی نسبت ایک لفظ تک نہ کہنا اسی وجہ سے تھا کہ وہ ان اقوام کی طرف مبعوث نہ تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ سب اہلِ مذاہب کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے تھے۔ اور آپ کی دعوت عام تھی۔ اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دوسری اقوام کے انبیاء اور رسولوں سے متعلق یہ فیصلہ دیا ہے:-

"ولقد بعثنا فی کلّ اُمّۃ رسولًا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطّاغوت"

اور فرمایا:-

"تاللہِ لقد ارسلنا الیٰ اُمم مِن قبلک فزیّن لھم الشیطٰن اعمالھم فھو ولیّھم الیوم..." (النحل)

یعنی ہم نے ہر ایک قوم میں اپنا رسول بھیجا اور سب رسولوں نے یہی تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ کی پرستش کرو۔ اور ان تمام ہستیوں سے جو حدود الٰہی توڑتیں اور اس کے احکام سے سرتابی کرتی ہیں علیحدہ رہو۔ اور فرمایا ہے کہ ہم نے مختلف قوموں کی طرف رسول بھیجے لیکن بعد میں شیطان نے ان کی اصل تعلیم کو بگاڑ دیا اور آج شیطان ان کا ولی ہے اس لئے انہیں اس کی دردناک سزا دی جائے گی۔"

اسی طرح فرمایا:-

"منھم مَن قصصنا علیک ومنھم مَن لم نقصص علیک"

یعنی مختلف اقوام کی طرف اپنے رسول بھیجے جن میں سے بعض کا ہم نے تجھ سے ذکر کر دیا ہے اور بعض کا ذکر نہیں کیا۔"

پس سیّدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رسول ہو کر آئے تھے اور آپؐ نے اقوامِ عالم اور دوسرے اہلِ مذاہب کے مسلّمہ انبیاء کے سچا ہونے کی شہادت دی۔

پس آپ ہی وہ ایک نبی تھے جن نے بحکمِ الٰہی یہ کہا کہ:-

"یٰٓاَیُّھَا النّاسُ اِنّی رسولُ اللہِ اِلیکم جمیعًا الّذی لہٗ مُلکُ السمٰوٰت و الارض۔"

لوگو سُن لو کہ مَیں تم سب کے لئے اُس خدا کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں جو زمین اور آسمانوں کا بادشاہ ہے۔"

کوئی نادان کہہ سکتا ہے کہ یہ چند معمولی الفاظ ہیں لیکن ایک متفکّر انسان جانتا ہے کہ یہ معمولی الفاظ نہیں۔ اگر یہ معمولی الفاظ ہوتے تو کیوں پہلے نبیوں میں سے کسی نبی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ اِنّی رسول اللہ اِلیکم جمیعًا کا اعلان کرتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں وہ قوت اور طاقت نہ تھی جو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ضروری تھی۔ کیونکہ اس اعلان کے یہ معنے تھے کہ تمام اقوام اور تمام مذاہب کی دشمنی اور مخالفت مول لی جائے۔ پس وہ ایک ہی نبی تھا جس کے دل و دماغ میں وہ سب صلاحیتیں اور قوتیں رکھ دی گئیں جو مختلف قوموں اور مختلف ملکوں اور مختلف مذاہب کے مقابلہ اور اصلاح کے لئے ضروری تھیں۔ اور وہ نبی ہمارے آقا اور مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

اسی لئے آپ میں اور دوسرے انبیاء میں بلحاظ مرتبہ ایسا ہی فرق ہے جیسا کہ ایک ریاست کے نواب یا ایک ملک کے بادشاہ میں اور ایک شہنشاہ میں ہوتا ہے۔ جس کی مملکت مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک ممتد ہو۔ پس انبیاء کے مقدس گروہ میں سے صرف آپ ہی ایک ایسے نبی ہیں جو تمام انبیاء کے سردار سمجھے جائیں۔ اور آپؐ کا احسان ہر نبی پر ہے۔ اس لئے کہ آپ کے ذریعے مختلف انبیاء کی اقوام کو اُن کے گمراہ ہو جانے کے بعد ہدایت نصیب ہوئی اور ان کی اپنی صداقت بھی دُنیا میں آپ کے ذریعہ ہی قائم ہوئی۔

تیسری دلیل

جوامعُ الکلِم

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے انبیاء پر اپنی فضیلت کی ایک وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے ہیں یعنی ایسے کلمات جو اپنے اندر جامعیت رکھتے ہیں اور پہلی کتابوں میں جو احکام یا حکمت کی باتیں بیان ہوئی تھیں وہ ان کلمات میں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائے ہیں ساری کی ساری مختصر الفاظ میں مجھے عنایت فرمائی گئی ہیں۔ اور وہ کلمات ایسے ہیں جو ہر زمانہ کی اصلاح کا سامان اپنے اندر رکھتے ہیں اور حقائق و دقائق اور معارف کا بحرِ بے کراں ہیں۔ ہاں وہ کلمات روحانی خزائن کی نہ ختم ہونے والی کانیں ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید سے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فیھا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ کہ اس میں جتنی صحیح اور سچی اور قائم رکھی جانے والی تعلیمیں تھیں وہ سب موجود ہیں ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ ایک نبی کو دوسرے انسانوں سے ممتاز کرنے والی چیز وحی الٰہی ہے۔ چنانچہ ہر نبی نے یہی کہا۔ اِنّمآ اَنَا بشرٌ مثلکم یُوحیٰ اِلَیَّ۔ اے لوگو مَیں تم جیسا ایک انسان ہوں۔ یعنی عنصری اور مادی لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں۔ مَیں بھی تمہاری طرح کھانے پینے کا محتاج ہوں اور بقیہ حوائج بشریہ سے مستثنیٰ نہیں۔ مگر جو چیز مجھے تم سے ممتاز کرتی ہے وہ یُوحیٰ اِلَیَّ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ پس جبکہ انبیاء کا مابہ الامتیاز وحی الٰہی ہوئی تو جس نبی کی وحی سب سے اعلیٰ اور اکمل ہوگی وہی تمام نبیوں کا سردار ہونے کا حقدار ہوگا۔ اور جب ہم انبیاء کی وحی پر غور کرتے ہیں تو ہمیں گزشتہ نبیوں کی وحیوں کی وہ شان نظر نہیں آتی جو قرآن مجید کی وحی کی ہے۔ اس وقت جو کتابیں انبیاء کی طرف منسوب کی جاتی ہیں ان میں سے ایک کتاب بھی ایسی نہیں جس کا یہ دعویٰ ہو کہ وہ کلام اللہ ہے اور اس کے الفاظ کسی انسان کے نہیں بلکہ خدا کے مُنہ سے نکلے ہوئے ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ اُن کی اصل وحیوں کے الفاظ محفوظ نہیں رہے بلکہ ہر کتاب معنوی لحاظ سے بھی محرّف و مبدّل ہے۔ اور انسانی دستبرد سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفوظ نہیں رہی۔ لیکن سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کلام نازل ہؤا۔ وہ اب تک اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے۔ ولیم میور جیسے متعصب عیسائی اور اسلام کے شدید دشمن اور نولڈکی جیسے نقادین بھی اعتراف کرتے ہیں۔ کہ قرآن مجید جو اس وقت ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ وہ یقینی طور پر وہی قرآن ہے۔ جو خود محمدؐ نے دُنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور اس پر عمل کرتے تھے اور مغربی سکالرز کی قرآن مجید میں تحریف ثابت کرنے کے لئے تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ اگر انبیاء علیہم السلام نے اپنی نبوت اور اپنی صداقت معجزات کے ذریعہ ثابت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کو ہی اللہ تعالےٰ نے ایک دائمی معجزہ قرار دے دیا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"ما من الانبیاء نبی الا اعطی
ما مثلہ آمن علیہ البشر
وانما کان الذی اوتیت
وحیا اوحاہ اللہ الیّ فارجو
ان اکون اکثرھم تابعا
یوم القیامۃ"

(بخاری جلد ۳)

یعنی انبیاء میں سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا مگر اُسے اس کی مثل معجزہ دیا گیا۔ جس وجہ سے اس پر لوگ ایمان لائے اور جو مجھے معجزہ دیا گیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے۔ جو اس نے مجھ پر نازل کی ہے۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں۔ کہ قیامت کے دن سب انبیاء کی نسبت سے میرے پیرو زیادہ ہوں گے اس حدیث میں آنحضرتؐ نے اپنی وحی کا دوسرے انبیاء کی وحی سے افضل و برتر ہونا بیان فرمایا ہے اور اسے ایک دائمی زندہ معجزہ قرار دیا ہے۔

پہلے نبیوں کے معجزات وقتی تھے۔ معجزہ ہؤا اور ختم ہوگیا۔ جو دیکھنے والے تھے۔ ان میں سے بعض اس معجزہ کو دیکھکر نبی پر ایمان لے آئے۔ پھر نبیوں کے وہ معجزات بطور قصہ اور کہانی کے باقی رہ گئے۔ اور ان کی وحی ایسی نہ تھی جو دائمی معجزہ کا کام دیتی۔ لیکن آنحضرتؐ کو یہ خاص فخر بخشا گیا کہ آپ کی وحی کو اللہ تعالےٰ نے ایک دائمی معجزہ کے طور پر نازل کیا۔ اور ہمیشہ کے لئے مخالفوں کو عاجز اور شکست یافتہ ثابت کرنے کے لئے یہ لاجواب چیلنج دیا۔

قل لئن اجتمعت الانس
والجن علیٰ ان یاتوا بمثل
ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ
ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا

کہ اگر جن و انس اس غرض کے لئے اکٹھے ہوں کہ وہ اس قرآن کی مثل پیش کریں تو وہ ہرگز اس کی مثل نہیں لاسکیں گے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کی پوری پوری مدد کریں یعنی نہ انبیائے سابقین میں سے کسی کی وحی اس کی مثل ہوسکتی ہے اور نہ از خود دنیا کے سکالرز ایسی جامع مانع شریعت کی کتاب پیش کرسکتے ہیں۔

غرض جو وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ قیامت تک کے لئے ایک زندہ معجزہ ہے۔ جس کے ذریعے ہر زمانہ کے لوگ آپ پر ایمان لاتے رہیں گے۔ اور اس طرح آپ کے پیروؤں کی تعداد تمام انبیاء کے اتباع سے قیامت کے دن زیادہ ہوگی۔

قرآن مجید کے معجزہ ہونے کی شہادت اس زمانہ کے غیر متعصب مفکرین یورپ بھی دیتے ہیں۔ چنانچہ پروفیسر باسورتھ سمتھ ایم اے لکھتے ہیں کہ:

قرآن مجید جو ایک غیر تعلیم یافتہ امی کی کتاب ہے وہ ایک ہی وقت میں منظوم بھی ہے۔ قوانین کا مجموعہ بھی ہے دعاؤں کی بھی کتاب ہے۔ اور بائیبل بھی۔ اور آج کے دن تک تمام نسل انسانی کے ⅙ حصہ لوگوں کی نظر میں عزت و احترام کی نظر سے دیکھی جاتی اور معجزہ خیال کی جاتی ہے۔ جیسا کہ محمدؐ نے اسے اپنا ایک Standing Miracle یعنی دائمی معجزہ قرار دیا تھا۔ And a Miracle indeed.

اور کیوں نہ ہو۔ جب کہ وہ ایک واقعی معجزہ ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کا جوامع الکلم ہونا اور دوسرے انبیاء کی وحی سے برتر و افضل ہونا۔ آپ کے نبیوں کا سردار ہونیکی قطعی دلیل ہے۔ (باقی)

اعانت الفضل

سیدہ نزہت نسیم صاحبہ بنت محترم سید بہادل شاہ صاحب نے آنرز ان پنجابی کے امتحان میں کامیابی کی خوشی میں -/۵ روپے اعانت الفضل کیلئے دئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ آمین۔

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کا سالانہ مباحثہ

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور۔ ۲۰ جنوری ۱۹۵۹ء کو اپنا سالانہ مباحثہ منعقد کر رہی ہے۔ اس مباحثہ میں پاکستان کے تمام کالجوں اور سکولوں کے احمدی طلباء کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ اس مباحثہ میں دو انعام کالج کے طلباء میں سے اول اور دوم آنیوالوں کو اور دو انعام سکول کے طلباء میں سے اول اور دوم آنے والوں کو دئے جائیں گے۔ مباحثہ ۲۰ جنوری بروز منگل شام کے پانچ بجے وائی ایم سی۔ اے بورڈ روم میں منعقد ہوگا ـــــ سکول کے طلباء کو تقریر کے لئے ۳ سے ۵ منٹ اور کالج کے طلباء کو ۵ سے ۷ منٹ تک وقت دیا جائے گا ـــــ موضوع زیر بحث یہ ہوگا۔

اس ایوان کی رائے میں:

"دیانت کے بغیر خدمت کا تصور ممکن نہیں"

لاہور کے باہر کے کالجوں کے احمدی طلباء جو اس مباحثہ میں شرکت کرنا چاہیں وہ اپنے اسماء ۱۵ جنوری سے پیشتر زیر دستخطی کو بھجدیں ـــــ!

قیام لاہور کے دوران مقررین حضرات ایسوسی ایشن کے مہمان ہوں گے۔

۲۳ - وانر ہوسٹل | پرویز پروازی
پنجاب یونیورسٹی - لاہور | سکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن - لاہور

وصیّت فارم پُر کرنے کیلئے ضروری ہدایات

باوجود کئی مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت فارم بالعموم احتیاط سے اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے۔ اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں یا تکمیل کے لئے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی ایک وجہ یہ بھی ہو جاتی ہے۔ لہذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کے لئے پھر شائع کی جاتی ہیں۔ وصیت کرنے والے وصیت لکھنے والے اور گواہ اور مصدقین ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

۱۔ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان
۲۔ وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں۔
۳۔ وصیت کنندہ کا اپنا پتہ مکمل ہونا چاہیئے۔ جس پر خط و کتابت کی جاسکے۔
۴۔ وصیت پر دو گواہوں کے دستخط اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں۔ گواہ اگر قریبی رشتہ دار ہوں تو بہتر ہے۔
۵۔ چندہ شرط اوّل و اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم پر نوٹ کیا جائے۔
۶۔ وصیت میں درج کردہ جائداد کی تفصیل محل وقوع اور اندازہ قیمت کا درج ہونا ضروری ہے۔ اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ
۷۔ الف:۔ تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدہ داروں کی تصدیق ہونی چاہیئے۔
ب:۔ مستورات کی وصیتوں پر مقامی لجنہ اگر قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کرادی جائے۔ ورنہ مقامی جماعت کے عہدہ داروں کی تصدیق کافی ہے
۸۔ مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائداد کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہیئے کہ کتنا ہے اور آیا وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یا وصول کرلیا ہوا ہے۔
۹۔ مہر کے حصہ وصیت کے متعلق خاوند کی تحریر شامل ہونی چاہیئے۔ کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے ـــــ یا
۱۰۔ کم سے کم وصیت پر خاوند کے دستخط بطور گواہ ہونے چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جماعت احمدیہ کے سڑسٹھویں جلسہ سالانہ کی مختصر روئیداد

اجلاس منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء

جماعت احمدیہ کے سڑسٹھویں جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری روز یعنی ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء کو صبح کا اجلاس پروگرام کے مطابق سوا نو بجے شروع ہوا جس میں صدارت کے فرائض حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے ادا فرمائے۔ اجلاس کی کارروائی حسب معمول تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو چک ۱۵۲ شمالی سرگودھا کے مکرم حافظ محمد یوسف صاحب نے کی۔

بعد ازاں مکرم بشیر احمد صاحب نے "کلام محمود" میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک نظم اور مکرم منیر احمد صاحب درویش نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

زندہ مذہب اسلام

بعدہٗ محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی نے "زندہ مذہب اسلام" کے موضوع پر ایک نہایت پرمغز اور بصیرت افروز تقریر فرمائی جس میں آپ نے آج سے ساٹھ ستر سال قبل کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح فرمایا۔ کہ اس زمانے میں مذہب بالکل مردہ ہو چکا تھا اور دنیا بھر میں مغرب کے جدید تصورات کے تحت دن بدن یہ رجحان بڑھتا جا رہا تھا کہ مذہب پہلے زمانے میں تو ایک زندہ قوت تھا۔ لیکن اب اس کی وہ قوت جس کے ساتھ اس کی زندگی وابستہ تھی زائل ہو چکی ہے اور وہ جسد بے جان کی طرح محض بیکار ہو کر رہ گیا ہے۔ اس زمانے میں اسلام جس صورت حال سے دوچار تھا وہ یہ تھی کہ ایک طرف تو تمام مذاہب جو خود کھوکھلے ہو چکے تھے بے جان ہونے کے باوجود اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے دوسری طرف جدید نظریات کے زیر اثر تعلیم یافتہ طبقہ مذہب کو ایک بیکار چیز تصور کرتے ہوئے اسے خیرباد کہہ دینے کی طرف مائل ہو رہا تھا ایسے نازک وقت میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے حضور آہ وزاری کی کہ وہ اسلام کی مدد فرمائے اور دنیا پر اس کی حقانیت ظاہر کرنے کا سامان کرے۔ آپ کی آہ وزاری سنی گئی اور اللہ تعالےٰ نے آپ پر اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کی حقیقت کھول دی۔ چنانچہ آپ نے پوری تحدی کے ساتھ دنیا میں اعلان فرمایا کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ اسلام کا رسولؐ ایک زندہ رسولؐ ہے اور اسلام کی کتاب ایک زندہ کتاب ہے۔ اسی لئے اسلام خود بھی ایک زندہ اور پائندہ مذہب ہے آپ نے فرمایا اسلام کی زندگی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اسلام کا فیضان جاری ہے اور ہمیشہ ہمیش جاری رہے گا۔ کسی مذہب کے فیضان کا جاری رہنا الہام کا سلسلہ جاری رہنے پر موقوف ہے۔ الہام ہی وہ آواز اور قرناء ہے جس سے مذہب کے زندہ ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ آپ نے دوران تقریر میں مغرب کے الحادی نظریات کی تردید اور اسلامی صداقتوں کی تائید ایک نئے انداز میں فرماتے ہوئے اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کو نہایت خوبی سے واضح فرمایا اور اس کی تائید میں حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ کی جذب واثر میں ڈوبی ہوئی بعض نہایت پرمعارف تحریرات بھی پڑھ کر سنائیں جس سے سامعین پر ایک خاص کیفیت طاری ہو گئی۔ آپ کی مفصل تقریر انشاء اللہ الفضل کی کسی آئندہ اشاعت میں شائع کی جائے گی۔

پاکستان اور بیرون پاکستان کے احمدی احباب کے برقی پیغامات

محترم قاضی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مکرم محمد شریف صاحب اشرف پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے پاکستان اور ممالک بیرون کے ان تمام احباب کے نام پڑھ کر سنائے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں برقی پیغامات کے ذریعے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی تھی اور درخواست کی تھی کہ ان مبارک ایام کی خصوصی دعاؤں میں انہیں بھی یاد رکھا جائے۔ ناموں کی یہ فہرست کافی طویل تھی اور اس میں یورپ، امریکہ، افریقہ، مشرق قریب اور مشرق بعید کے متعدد ممالک کے احباب کے نام شامل تھے۔

احمدیت کا اثر عالم اسلامی پر

ازاں بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت انصاف ہیگ نے ایک معرکۃ الآراء تقریر ارشاد فرمائی۔ جس میں آپ نے عالم اسلامی پر احمدیت کے اثر کو نہایت خوبی سے واضح فرمایا اور اس ضمن میں بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کر کے بتایا کہ کس طرح اسلام کی وہ صداقتیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانے میں پیش فرمایا ہے۔ غیر شعوری طور پر قلوب واذہان میں راسخ ہوتی جا رہی ہیں اور دنیا انہیں اپناتی چلی جا رہی ہے، اور رفتہ رفتہ دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ناسخ و منسوخ، وفات مسیح، مسئلہ جہاد، عصمت انبیاء، حیات بعد الممات اور علم کلام کے ضمن میں اسلام کی فراموش کردہ حقیقی تعلیم اور اس کی فضیلت کو جس تحدی کے ساتھ پیش فرمایا ہے۔ محترم چوہدری صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں ان میں سے ایک ایک مسئلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ ابتدائی مخالفت کے بعد اب آپ کی پیش کردہ تصریحات کو قبول کر کے یہ اعتراف کیا جا رہا ہے کہ واقعی اسلام کی فضیلت کی بنیاد انہی تصریحات پر ہے اس کے ثبوت میں آپ نے متعدد حوالے پیش فرمائے۔ آپ کی اس بصیرت افروز تقریر کا تفصیلی خلاصہ آئندہ اشاعتوں میں ہدیہ احباب کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

مقامِ سنّت و حدیث

آخر میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مقام سنت وحدیث کے موضوع پر ایک نہایت عالمانہ تقریر کی۔ جس میں آپ نے سنت اور حدیث کی علیحدہ علیحدہ تعریف بیان کرنے کے بعد ان کے فرق کو واضح کیا اور بتایا کہ امت میں سنت اور حدیث کو مترادف اور ہم معنی قرار دینے سے دقتیں اور الجھنیں پیش آ رہی تھیں اور کس طرح تمام لوگ افراط وتفریط کی راہ اختیار کر رہے تھے۔ آپ نے بتایا کہ بعض لوگ احادیث کے ظنی ہونے کے باعث سنت نبوی کے تارک بلکہ منکر ہو گئے اور کچھ لوگ اس طرف چلے گئے کہ حدیث قرآن مجید پر بھی قاضی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے مبعوث ہو کر سنت اور حدیث کا کھلا کھلا فرق ظاہر فرمایا اور اپنی شان حکمیت ظاہر کرتے ہوئے اس بارے میں ایسا قطعی محاکمہ فرمایا جو موجودہ تمام ذہنی الجھنوں کو دور کر دیتا ہے۔

محترم مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے متعدد حوالے پڑھ کر سنائے اور حضور ہی کے الفاظ میں واضح فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے ہماری ہدایت اور رہنمائی کے لئے ہمیں تین چیزیں عطا کی ہیں۔ ان میں سے سب سے اول قرآن ہے دوسرا ذریعہ ہدایت کا سنت ہے اور تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے قرآن خدا کا قول ہے اور سنت رسول اللہ صلعم کا فعل اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث قرآن پر ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی وہ صرف ثبوت مؤید کے رنگ میں ہے۔ قرآن اور سنت نے اصل کام کر دکھایا ہے اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے۔ چونکہ حدیث مؤید قرآن وسنت ہے اور بہت سے اسلامی مسائل کا ذخیرہ اس میں موجود ہے اس لئے حدیث بشرط عدم تعارض قرآن وسنت تمسک کے لائق ہے۔ اور حدیث کی قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام کا کاٹ دینا ہے۔ ہاں اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن اور سنت کی نقیض ہو اور نیز ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہو تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن کو اور ان تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں رد کرنا پڑتا ہے۔ بہرحال احادیث کی قدر کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے کیونکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں اور جب تک قرآن اور سنت ان کی تکذیب نہ کرے ان کی تکذیب نہیں کی جا سکتی۔ پس قرآن مجید کے ساتھ ساتھ ثابت شدہ سنت نبویؐ اور ثابت شدہ قول نبویؐ بھی سرچشمہ ہدایت ہے اور حسب قدر و مراتب ان سب پر دل وجان سے کاربند ہونا ضروری ہے،

آپ کی اس عالمانہ تقریر پر ۲۸ دسمبر کا صبح کا اجلاس اختتام پذیر ہو گیا۔

حضور ایدہ اللہ کی پرمعارف تقریر

دوسرے اور آخری اجلاس میں جو نماز ظہر وعصر کے بعد شروع ہوا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے "سیر روحانی" کے موضوع پر نہایت پرمعارف اور بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی جو اس موضوع کی آخری شق یعنی "کتب خانوں" سے متعلق قرآنی علوم ومعارف اور حقائق ودقائق کے مسحور کن بیان پر مشتمل تھی حضور کی یہ تقریر قریباً ۲ دو گھنٹے جاری رہی۔ احباب جماعت اور جلسہ پر آئے ہوئے تمام دوسرے لوگوں نے عجب کیف وسرور اور محویت کے عالم میں اس تقریر کو سننے اور اس سے استفادہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ تقریر کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

وصیت فارم پُر کرنے کے لئے ضروری ہدایات

باوجود تین مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت فارم بالعموم احتیاط سے اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے اسلئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں۔ یا تکمیل کے لئے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی ایک وجہ یہ بھی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر شائع کی جاتی ہیں۔ وصیت کرنے والے۔ وصیت لکھنے والے اور گواہ اور مصدقین ان ہدایات کو مدِ نظر رکھیں:۔

۱۔ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے۔ نہ کہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

۲۔ وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں۔

۳۔ وصیت کنندہ کا اپنا پتہ مکمل ہونا چاہیئے جس پر خط و کتابت کی جاسکے۔

۴۔ وصیت پر دو گواہوں کے دستخط اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں۔ گواہ اگر قریبی رشتہ دار ہوں تو بہتر ہے۔

۵۔ چندہ شرط اول و اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم پر نوٹ کیا جائے۔

۶۔ وصیت میں درج کردہ جائداد کی تفصیل محلِ وقوع اور اندازہ قیمت کا درج ہونا ضروری ہے اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ۔

۷۔ ا۔ تصدیقی فارم پر مقامی عہدہ داروں کی تصدیق ہونی چاہیئے۔

ب۔ مستورات کی وصیتوں پر مقامی لجنہ اگر قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کرا دی جائے۔ ورنہ مقامی جماعت کے عہدہ داروں کی تصدیق کافی ہے۔

۸۔ مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائداد کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہیئے کہ کتنا ہے اور آیا وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یا وصول کر لیا ہوا ہے۔

۹۔ مہر کے حصہ وصیت کے متعلق خاوند کی تحریر شامل ہونی چاہیئے کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے یا

۱۰۔ کم سے کم وصیت پر خاوند کے دستخط بطور گواہ ہونے چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے ثناء اللہ خان صاحب کا نکاح عزیزہ بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد یعقوب صاحب انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۷/۱۲/۵۸ کو مسجد مبارک میں فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت ہو۔

(خاکسار سعد اللہ خان ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

کیا آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا؟

اس وقت جو کام ہمارے سپرد ہے وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ اس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں پکار رہے ہیں۔ کہ اے مزدورو آؤ اور اس عمارت کی تکمیل کرو۔ مگر ہم میں سے بہت لوگ ایسے ہیں جو بھاگتے پھرتے ہیں۔ اور قربانیوں سے گریز کر رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقعہ نہیں ملے گا۔ جو خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے۔ اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دیں گے وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے۔ اور اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے اپنا فرض پورا کر دیا۔

امید ہے کہ ہر احمدی لبیک کہتے ہوئے اسلام کی اشاعت کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے میں کسی سے پیچھے رہنا پسند نہیں کرے گا پس کوشش کریں کہ آپ اور آپ کے احباب و اقرباء کے وعدہ جات تحریک جدید امام وقت کی خدمت میں فوراً پہنچ جائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

اعانت الفضل

(۱) مکرم عبد العزیز صاحب اکوئنٹنٹ رفیق اینڈ کمپنی لاہور کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۱۵/۱۲ دوسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ نومولود مکرم ملک شادی خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آف قادیان کا پوتا اور مکرم حکیم کرم الٰہی صاحب گوجرانوالہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صحت والی عمر عطا کرے اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ نیز ان کے دو چھوٹے بھائی امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

مکرم عبد العزیز صاحب نے اس خوشی میں دس روپے بطور اعانت الفضل عنایت فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس رقم کے عوض ہمگال کے دو مستحقین کے نام الفضل کا خطبہ نمبر سال بھر کے لئے جاری کر دیا ہے۔ (مینیجر الفضل)

(۲) مکرم ملک صدیق احمد صاحب آف دیپالپور ضلع منٹگمری نے اپنے لڑکے ملک محمد احمد صاحب کے نکاح کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل بھجوائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(مینیجر الفضل)

کامیابی

یہ خبر ہماری جماعت میں خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی کہ شیخوپورہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ کے انتخاب میں ہمارے ضلع کے امیر مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ کامیاب ہو گئے ہیں بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو مزید دینی و دنیاوی ترقیات کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (قریشی سعید احمد اظہر "شاہد" مربی سلسلہ شیخوپورہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۴ دسمبر مکرمی مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے برادرم محمد یوسف صاحب ابن میاں محمد دین صاحب نواب شاہ سابق سندھ کا نکاح نذیرہ بیگم بنت میاں جان محمد صاحب چوہڑ کانہ منڈی کے ہمراہ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ بابرکت فرمائے

خاکسار محمد اسحاق محمد دین تقوک کریانہ فروش نواب شاہ سابق سندھ

درخواست ہائے دُعا

میری اہلیہ و بچے اور میں خود بیمار ہیں احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مقبول احمد بھٹی محکمہ نہر لائل پور

(۲) میری والدہ صاحبہ بعارضہ دمہ۔ نمونیہ سخت بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے قاضی بشیر احمد احمدی مین بازار شیخوپورہ

(۳) خاکسار ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ ہرنیہ بیمار ہے۔ اب ڈاکٹر نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے اپریشن میں کامیابی اور صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار بقاء اللہ بجوپالوی حال کراچی)

(۴) برادرم ناصر احمد صاحب ظفر چند یوم سے بیمار ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ منصور احمد ظفر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول شورکوٹ

ولادت

عزیزم محمد علی صاحب کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے بروز جمعرات مورخہ ۸ کو ۵۹ پہلا فرزند عطا فرمایا ہے احباب درازی عمر خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (مرزا محمد کاتب)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی)

نمبر ۱۵۱۶۹

میں منیر الدین احمد ولد حافظ ڈاکٹر بدر دین احمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکھر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد فی الحال کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔ میری اس وقت ماہوار آمد چار سو اسی روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن ربوہ کرتا رہوں گا۔ اپنی تنخواہ کی کمی یا بیشی کی اطلاع یا اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد خاکسار منیر الدین احمد ولد حافظ ڈاکٹر بدر دین احمد صاحب ریڈیو مکینک سوئی گیس کمپنی۔ ہیڈ کوارٹر نمبر ۱ (پوسٹ بکس نمبر ۱۱) سکھر (سندھ)

گواہ شد:۔ قریشی عبد الرحمن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر۔

گواہ شد مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہال ہیگز بی ین کراچی نمبر ۳

نمبر ۱۵۱۶۵

میں اقبال بیگم زوجہ چوہدری غلام رسول صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن چک نمبر ۷۹ شمالی سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ دسمبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ سے حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر مبلغ ۳۲ روپے بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس زیور کوئی نہیں۔ نقدی کی صورت میں مبلغ ۳۰۰۰ روپیہ کی منقولہ جائداد ہے۔ مندرجہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا اقبال بیگم

گواہ شد مرزا محمد حسین چغتائی مسیح بیت السخاوت۔ ربوہ

گواہ شد غلام رسول باجوہ بقلم خود خاوند موصیہ چک نمبر ۷۹ شمالی ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۵۱۶۸

میں عطیہ بیگم زوجہ شیخ ضیاء الحق قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ستمبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ بجز ان چیزوں کے جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے اور نہ کوئی ماہوار آمد ہے۔ اگر آج کی تاریخ کے بعد کسی قسم کی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اور جس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ نہ کیا ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری موجودہ املاک حسب ذیل ہے۔ اور اس کا ۱/۱۰ حصہ درخواست کے ہمراہ داخل خزانہ کرتی ہوں۔ حق مہر ۲۰۰۰ روپے، مشین سلائی ۲۵۰ روپے، گھڑی ایک ۷۰ روپے، ہار طلائی، ایک انگوٹھی طلائی دو بندے طلائی۔ دو جوڑے بالیاں ۱۲۰۷ روپے کل میزان ۳۵۲۷ روپے فقط المرقوم تاریخ ۶ دسمبر ۱۹۵۸ء۔

العبد موصیہ عطیہ بیگم۔

گواہ شد شیخ ضیاء الحق (خاوند موصیہ) چیف انجینئر ایف۔ ایس ایم لمیٹڈ کمٹ فیئرز پورٹ ڈویژن

گواہ شد منیر احمد منسٹری آف کموڈٹی کمیشن (ایلیو ڈویژن) ۲/۵۲ جیکب لائن کراچی حال دار محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ۔ ضلع جھنگ

نمبر ۱۵۱۶۶

میں مسماۃ حسین بی بی زوجہ فقیر محمد قوم عطی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ برس تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن چک سیالکوالی ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا حق مہر مبلغ پچاس روپے ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرا کوئی زیور یا جائیداد نہیں اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن ربوہ ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا حسین بی بی زوجہ فقیر محمد دار الرحمت غربی ربوہ

گواہ شد فقیر محمد خاوند موصیہ بقلم خود

گواہ شد نشان انگوٹھا لطیف احمد پسر موصیہ

گواہ شد محمد سعید بشیر محلہ دار الرحمت غربی

۳۰ نومبر ۱۹۵۸ء

نمبر ۱۵۱۶۳

میں رابعہ بی بی زوجہ مولوی اللہ دین درویش قادیان قوم پھلر پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن شاہدرہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حق مہر مبلغ ایک صد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ فقط المرقوم حکیم مختار احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہدرہ

الامۃ:۔ رابعہ بی بی زوجہ مولوی اللہ دین شاہدرہ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ مولوی اللہ دین درویش ساکن قادیان حال شاہدرہ۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱۲/۱۱/۵۸

نمبر ۱۵۱۴۲

میں محمد الطاف حسین ولد شیخ محمد عباس علی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۷ء ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد معہ جنرل پراویڈنٹ فنڈ اور الاؤنس مبلغ ۱۳۲ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ فقط المرقوم تاریخ یکم دسمبر ۱۹۵۸ء

العبد:۔ محمد الطاف حسین حیدر آبادی

Repeater Station Assistant
C/O Telephone Exchange
Okara
Distt Montgomery
West Pak.

گواہ شد:۔ قاضی عبد الحمید اسلم باٹا شو سٹور صدر بازار اوکاڑہ۔

گواہ شد:۔ حاکم علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری۔

نمبر ۱۵۰۶۸

میں امۃ الحی بیگم زوجہ چوہدری رشید الدین قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۸-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ دو صد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی ایک تولہ قیمت ۱۱۰ روپیہ نقد ۱۰۰ صد روپیہ جمع ایکصد پچاس روپیہ کل ۔ ۴۱۰ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اس جائیداد کے علاوہ اگر کوئی جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ امۃ الحی بقلم خود

گواہ شد محمد اشرف ناصر ولد چوہدری سلطان احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ سن رائیز بیکری موٹر بازار مری

گواہ شد رشید الدین بقلم خود خاوند موصیہ ولد چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم بمقام کھاریاں ضلع گجرات

نمبر ۱۴۷۹۹

میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ کوارٹر تحریک جدید ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ ۲-۱-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے زیور طلائی وزن پانچ تولہ قیمت ۵۵۰ روپیہ کل میزان ۱۵۵۰ روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری بوقت وفات اور جائیداد کوئی ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الراقم خاکسار عبد الحق شاکر واقف زندگی سیکرٹری مال دار الصدر جنوبی ربوہ

الامۃ فاطمہ بی بی

گواہ شد بشیر احمد باجوہ دفتر آبادی تحریک جدید ربوہ خاوند فاطمہ بی بی

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

جلسہ سالانہ کی مختصر روئداد (بقیہ صفحہ ۵)

اور جلسے کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے احباب کو واپس جانے کی اجازت عطا فرمائی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان جماعت احمدیہ کا سڑسٹھواں جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا ✦

یاد رکھئے

یہ ایک ذمہ داری ہے جو آپ کے اوپر
اپنے ضمیر
اپنے متعلقین
اور اپنے ملک
کی طرف سے عائد ہوتی ہے
خفیہ آمدنی
بیرونی زرمبادلہ
اور چھپے ہوئے سرمائے
کو ظاہر کرنے کی آخری تاریخ

۱۵ جنوری

یہ آخری موقع ہے

DAFP 1/59 UNITED

کمزور بچے ــــ اور ــــ "بے بی ٹانک"

جن بچوں کی نشو و نما رک جاتی ہے اُن میں عموماً مندرجہ ذیل قسم کی بعض علامات پیدا ہو جاتی ہیں:-

① ہاضمہ کمزور۔ دست اور قے۔ دودھ ہضم نہیں ہوتا۔ مٹی کوئلہ وغیرہ کھانے کی رغبت۔ پیٹ اور سر بڑا باقی اعضاء کمزور۔ پسینہ بکثرت آتا ہے۔

② بچوں کا سوکھا مسان قد بڑھنا رک جاتا ہے۔

③ جسمانی کمزوری کی وجہ سے بچہ دیر سے چلنا سیکھتا ہے۔

④ دماغ کمزور ہوتا ہے لہذا بچہ نئی بات جلد نہیں سیکھتا اور دیر سے بولنا شروع کرتا ہے۔

⑤ بچے کے تمام حواس کمزور ہوتے ہیں "جسمانی اور دماغی ٹھگنا پن"

⑥ ہڈیوں کی تکالیف۔ ہڈیاں نرم اور کمزور۔ ٹانگیں ٹیڑھی۔ جسم پلپلا اور ڈھیلا ڈھالا۔ دانت دیر سے یا تکلیف کے ساتھ نکلتے ہیں یا گل سڑ کر سیاہ ہو جاتے ہیں۔

⑦ اعضاء غیر متناسب اور بے ڈھنگے۔ ناخن بے ترتیب اور داغدار۔ سر کے بال جھڑتے ہیں۔

ایسے بچوں کو اچھی غذا، مقویات یا کیلسیم وغیرہ کے ذریعہ تومند اور مضبوط بنانے کی کوشش چھلنی میں پانی بھرنے سے مختلف نہیں۔ کیونکہ ایسے بچوں میں وہ اجزاء ہضم کرنے کی اہلیت ہی نہیں ہوتی۔ جن کی کمی کی وجہ سے اُن کی نشو و نما رکی ہوئی ہوتی ہے "بے بی ٹانک" کی میٹھی اور خوشذائقہ گولیوں کے استعمال سے بچہ اپنی روزمرہ کی غذا سے تمام ایسے اجزاء بخوبی ہضم کرنے لگتا ہے جن پر اس کی نشو و نما کا دارومدار ہوتا ہے نتیجۃً مذکورہ بالا تمام عوارض خود بخود دُور ہو جاتے ہیں اور بچہ بڑی تیزی سے پروان چڑھنے لگتا ہے۔

نوٹ:- جن عورتوں کے پہلے بچے کمزور پیدا ہوئے ہوں انہیں دوران حمل یہ ٹانک استعمال کرانے سے آئندہ اولاد صحت مند پیدا ہوتی ہے۔

قیمت ایک ماہ کورس چار روپے۔ پندرہ روزہ کورس دو روپے چھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔ ایجنٹوں کے لئے معقول کمیشن۔

مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی غلہ منڈی ربوہ

پاکستان نے سوویٹ روس کا احتجاج مسترد کر دیا

امریکہ سے خالص دفاعی انتظامات کسی کے لئے خطرہ ثابت نہیں ہو سکتے

کراچی ۱۳ر جنوری۔ پاکستان اور امریکہ میں جس نئے دفاعی سمجھوتے کے لئے گفت و شنید ہو رہی ہے اس کے خلاف سوویٹ یونین کا احتجاج مسترد کر دیا گیا ہے۔ روس کی احتجاجی یادداشت ۲۶ر دسمبر کو موصول ہوئی تھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان دفاعی معاہدہ کی تجویز سے سوویٹ یونین اور حکومت روس کو سخت تشویش ہوئی ہے۔

روس کی یادداشت میں جو الزامات لگائے گئے تھے۔ حکومت پاکستان نے اپنی جوابی یادداشت میں ان کی پر زور تردید کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اجتماعی سلامتی کا حق اقوام متحدہ کے چارٹر میں تسلیم کیا گیا ہے اور اس حق کے استعمال کے لئے خالصۃً دفاعی انتظامات کسی کے لئے بھی خطرہ پیدا نہیں کرتے

کچھ عرصہ ہوا سوویٹ یونین نے ایران کو بھی ایک یادداشت بھیجی تھی جس میں امریکہ سے مزید فوجی امداد حاصل کرنے کے سمجھوتہ کی بابت چیت پر ایران سے احتجاج کیا گیا تھا۔

مقصد زندگی

احکام ربانی

۸۰ صفحہ کا رسالہ
بزبان اردو
کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اعلان نکاح

میاں عزیزم افتخار احمد صاحب ایاز ابن مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز ٹانگانیکا مشرقی افریقہ کا نکاح ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۸ء کو بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ دختر مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل سے مبلغ چھ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

محمد شریف اشرف
پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی